عیون الاثر کے ادبِ سیرت پر علمی و فنی اثرات

محمد وسیم☆/عمر حیات☆☆

Abstract:

"Muhammad bin Muhammad Ibn-e-Sayyed un'naas is one of the distinguished Seerah writers, of 8th century Hijrah. He belonged to Egypt and was included also in prominent scholars of Hadith (محدثین) ''عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر'' in his an outstanding achievement regarding Seerah writing with an effective imprint."

قرآنِ مجید کی طرح نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے اقوال و افعال بھی مسلمانوں کے لیے راہِ ہدایت ہیں۔اس لیے قرآن کریم کی توضیح وتشریح کی طرح سرورِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو بھی ابتداء ہی سے موضوعِ بحث بنایا گیا، چنانچہ سیرتِ طیبہ پر مختلف اوقات میں مختلف رجحانات کی حامل کتب تحریر کی گئیں۔جن میں سیرت نگاروں نے سیرتِ طیبہ کو مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے دیکھا اور ہر شعبہ زندگی سے متعلّق انسانوں کے لیے آپ ﷺ کی زندگی سے رہنما اصول اخذ کیے۔

جن حضرات نے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو اپنی تصنیف و تالیف کا موضوعِ خاص بنایا، اُن میں آٹھویں صدی ہجری کے ممتاز مصری عالمِ دین ''محمد بن محمد ابن سیّد الناس'' (۶۷۱ھ۔۷۴۳ھ) بھی ہیں۔جن کا شمار اپنے وقت کے محدثین میں ہوتا ہے تاہم تذکرہ نگاروں کے ہاں آپ سیرت نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔اُنہوں نے اپنے وقت کے ممتاز مشائخ سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کی اور درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک ہو گئے۔اُنہوں نے تخصص فی الحدیث کی ابتدا کی اور تقریباً ۳۰ سال تک حدیث کا درس دیتے رہے۔آپ کی تصانیف میں سیرتِ طیبہ پر لکھی گئی کتاب **''عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل والسیر''** زیادہ مشہور ہے۔

عیون الاثر اپنے زمانہ تالیف وتصنیف سے لے کر آج تک مقبول و متداول ہے۔مصنّف نے کتاب کی ابتداء سے قبل مقدمۂ کتاب میں منہج واسلوب اور واقعات کی تفصیل میں صحابہ کرامؓ کے ناموں کو

☆ ایم فل اسکالر، شعبۂ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیہ، جی سی یونی ورسٹی، فیصل آباد

مخصوص علامات کے ساتھ بیان کرنے کے علاوہ عیون الاثر کے تالیف کرنے کی وجہ پر روشنی ڈالنے کے بعد سیرت نگاری کے امامین ابن اسحاق اور واقدی کی شخصیت کے مستند اور مرجوح ہونے کے حوالے سے علما کے مابین پائے جانے والے اختلاف پر تفصیلی کلام فرما کر اُن کی شخصیت کو قابلِ اعتماد اور اُن کی روایات کو قابلِ استناد قرار دیا۔

عیون الاثر کی تالیف کے دوران مصنّف نے کتاب کو مخصوص حصوں میں منقسم کیا اور نہ ہی ابواب اور فصول میں، بلکہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تمام اہم واقعات کو ''**ذکر نسب سیدنا و نبینا رسول** ﷺ...**ذکر مولدرسول اللہ** ﷺ، **ذکر تسمیة محمد و احمد** ﷺ **الخ**'' وغیرہ کے عنوان کے تحت واقعات کے تمام اجزاء کو مفصّل بیان کرتے گئے ہیں۔

کتاب کا ابتدائی حصہ نبی کریم ﷺ کے ایام طفولیت سے بعثت تک، بعثت سے ہجرت مدینہ تک، ہجرت اور قبل از غزوات کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے، جن میں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے اہم واقعات کو زمانی حوالہ سے بیان کیا ہے۔ یہ حصہ تقریباً ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب کے دوسرے حصہ کی ابتدا ''**جُمّاع ابواب مغازی رسول اللہ** ﷺ **وبعوثه و سراياه**'' سے ہوتی ہے۔ جس میں سب سے پہلے جہاد کی فرضیت کو ذکر کر کے غزوات اور سرایا کی تعداد پر کلام کیا ہے۔ بعد ازاں غزوات وسرایا پر مستقل کلام فرمایا ہے۔ جس میں غزوات کے ساتھ تحویلِ قبلہ، فرضیتِ صیام اور صدقہ فطر، وفود کی آمد (وفود کی آمد کی تفصیل میں ۲۸ وفود کا تذکرہ کیا ہے)، بعض صحابہ کے اسلام لانے کے واقعات، صلح حدیبیہ (مصنّف نے اِس کا نام غزوہ حدیبیہ دیا ہے)، فتح مکہ، حضرت ابوبکر کو امیر حج بنانا اور مکاتیب نبوی ﷺ کو بیان کیا۔ یہ حصہ ۴۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

واقعہ حجۃ الوداع سے کتاب کے تیسرے حصہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ اِس میں آپ ﷺ کی عادات و اخلاق پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہّرات (حضرت خدیجہؓ کے علاوہ)، اولاد، غلام، خادمین، رشتہ دار (چچا، پھوپھی، ماموں، رضاعی ماں باپ اور بہن بھائی)، آپ ﷺ کے زیرِ استعمال رہنے والی اشیاء (سواری، زرہ، تلوار وغیرہ)، ہجرت کے بعد کے تمام سالوں کا مختصر سا خلاصہ اور معجزات کو بیان کر کے آپ ﷺ کے وصال پر ملال کو بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ کی شان میں جو اشعار کہے گئے اُن میں سے کچھ کا ذکر کیا ہے۔ یہ حصہ ۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

عیون الاثر اپنے اندازِ بیان وسلاست اور محدثانہ اسلوب کی بنا پر کتبِ سیَر میں اعلی مقام کی حامل ہے۔ مؤلف نے دورانِ تالیف کتبِ صحاح ستہ اور کتبِ سیَر سے استفادہ کرنے کے ساتھ انساب کی تفصیل اور واقعات کی تواریخ کی وضاحت میں کتبِ انساب اور کتبِ تواریخ کو بھی مدنظر رکھا۔ کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر ذیل میں عیون الاثر کے ادبِ سیرت پر علمی اور فنی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

علمی اثرات

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کے اسوۃ حسنہ کو اپنانے کی تلقین کی اور سرورِ دوجہاں ﷺ کی اتباع اور اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللَّهَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ"(۱)

(اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو)

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے گہرے تعلّق کے باعث ابتدا ہی سے آپ ﷺ کے افعال و اقوال اور حیاتِ مطاہرہ کے واقعات کو جاننے کی سعی کی گی۔ جس کی وجہ سے ہر زمانہ میں مختلف انداز بیان کی حامل کتبِ سیئر وجود میں آئیں۔ انہی میں عیون الاثر بھی ہے۔ جسے عوام میں شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی، جس پر دیگر مؤلفین اور سیرت نگاروں نے علمی کام کیا اور اس کو بنیادی مأ خذ کا درجہ دیا۔ اسی طرح عصر حاضر کے اکثر سیرت نگاروں نے بھی اس سے استفادہ کیا۔ ذیل میں عیون الاثر کی تلخیص، شروحات، منظوم سیرت اور نثری کتبِ سیرت کے لیے اس کتاب کو بنیادی ماخذ کا درجہ دینے والوں اور عصر حاضر کے سیرت نگاروں میں سے استفادہ کرنے والوں کا اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے عیون الاثر کی اہمیت کا اور تلقی بالقبول کا علم ہوتا ہے۔

تلخیصِ عیون الاثر

عیون الاثر کی تلخیص صاحبِ کتاب نے خود کی ہے جس کا نام" **نور العیون فی تلخیص سیرۃ الامین المامون** ﷺ"رکھا۔ عیون الاثر کی تلخیص کرنے کی وجہ کو ذکر کرتے ہوئے ابنِ سیّد الناس ''نور العیون'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

> "فلما وضعت کتابی المسمی"عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل والسیر"ممتعا فی بابه، مغنیا عما سواہ ٗ لقاصدی هذا العلم وطلابه..
> رآیت ان الخص فی هذہ الاوراق منه ما قرب مأخذہ ونقله وسهل تناوله وحمله لیکون للمبتدی تبصرۃ وللمنتهی تذکرۃ"(۲)
>
> (جب میں نے اپنی کتاب جس کا نام عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر کی تالیف کی جو کہ اس باب (سیرت) میں فائدہ پہنچانے والی اور اس علم کے حصول کا ارادہ کرنے والوں اور اسے حاصل کرنے والوں کو اس کے علاوہ (دیگر کتب سیرت) سے مستغنی کروانی تھی۔ تو میں نے یہ غور وفکر کیا کہ میں اُس کتاب سے وہ باتیں تلخیص کروں جو اپنے مأ خذ اور منقول کے زیادہ قریب ہو اور اُس کا حاصل کرنا اور سمجھنا آسان ہوتا کہ مبتدی کو بصیرت حاصل ہو اور منتہی کو یاد رکھنا سہل ہو)

نور العیون میں مؤلف نے آپ ﷺ کی زندگی کے تمام اہم واقعات کو بلاسند ذکر کیا ہے۔ نہایت مختصر الفاظ میں غزوات کا تذکرہ کیا نیز وفود کا تذکرہ کیے بغیر آپ ﷺ کی صفات، ازواج مطہّرات،

اولاد و رشتہ دار اور نبی آخر الزمان ﷺ کے استعمال میں رہنے والی اشیا کا تذکرہ تفصیلا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مطہّرۃ کے اہم واقعات (آپ ﷺ کا نسب نامہ، ولادت، رضاعت، پرورش، بعثتِ نبوی ﷺ، مغازی کی تعداد) کو ۱۴ صفحات میں بیان کیا۔ آپ ﷺ کی صفات و عادات، لباس، اخلاق ومزاجِ کریمانہ اور آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ کا تذکرہ ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے نیز نبی دوعالم ﷺ کی ازواجِ مطہّرات، رشتہ داروں، مکاتیبِ نبوی ﷺ، خاص شمشیر زن، عشرہ مبشرہ، ذی قرتین حضرات، آپ ﷺ کے استعمال میں رہنے والی اشیاء، معجزات اور وفات پر ملال کا تذکرہ ۶۶ صفحات پر محیط ہے۔

شروحات

کتاب کی اہمیت اور اعلیٰ مرتبہ کے پیشِ نظر مختلف حضرات نے کتاب کی وضاحت اور اس کے مشکل مقام کی تشریح کی ہے۔ اِن شارحین میں سب سے زیادہ مشہور برہان الدین، ابراہیم بن محمد بن خلیل الطرابلسی الحلبی ہیں جو کہ بسط ابن العجمی اور الوقوف کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۲ رجب ۷۵۳ میں حلب میں ہوئی[۳] آپ نے عیون الاثر کے مشکل مقام اور مبہم الفاظ کی وضاحت کی خاطر نور النبراس فی شرح سیرۃ ابن سید الناس کے نام سے کتاب تالیف فرمائی۔ تمام تذکرہ نگاروں نے آپ کے حالات میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

نور النبراس فی شرحِ سیرۃِ ابنِ سیّد الناس دوجلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں بسط ابن العجمی نے عیون الاثر کے کلمات یا جملوں کو منتخب کر کے اُن کے الفاظ پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ الفاظ کے اشتباہ کی جانب متوجہ کرنے کے ساتھ اُس کو دور کرتے ہیں۔ مجمل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں نیز الفاظ میں پائی جانی والی غلطی کا تدارک کرنے کے علاوہ اپنے رائے کے ذریعے درست بات کی توثیق بھی کرتے ہیں۔ کتاب کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے محقق وداد یحیی بن عبدا لجبار لکھتے ہوئے ہیں:

> ”دقیق فی تخریج الحدیث: فیتدرج فی عزو الحدیث بحسب أهمیة المصدر، حیث یبدأ بصحیح البخاری، ثم صحیح مسلم ، ثم بقیة السنن، ثم المسانید، ثم المعاجم، ثم الأجزاء ، وإذا فات مؤلف الأصل (ابن سید الناس) فی التخریج شیئاً، نبه علی ذلک، ومن أمثلة ذلک: أنه یصحح بعض الأخطاء فی الأعلام. أنه یصحح أخطاء مؤلفین آخرین وقعوا فیها فی مؤلفاتهم أنه ینبه علی الاختلا ف فی روایات الأحداث أنه نقل عن مصادر هی فی عداد المفقودات ککتاب مشتبه الأسامی للزمخشری“[۴]
>
> (حدیث کی تخریج میں باریک سے کام لینے والے تھے۔ مآخذ کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھ کر احادیث کو بیان کرتے۔ اِس لیے سب سے پہلے صحیح بخاری سے پھر صحیح مسلم سے پھر سنن

سے پھر مسانید سے پھر معاجم سے اور آخر میں اجزاء سے روایت کو لاتے ۔اگر ابنِ سیّد الناس سے کتاب میں کسی چیز کو ذکر نہ کیا گیا ہو تو اُس کو بیان کرتے ہیں۔اسی طرح اعلام میں واقعہ اغلاط کی تصحیح کرتے ہیں۔دیگر مؤلفین کی کتب میں پائے جانے والی اغلاط کو درست کرتے ہیں۔روایات میں پائے اختلاف پر متنبّہ کرنے کے علاوہ اسی کتب کو مآخذ بنا جو اس وقت ناپید ہیں جیسے زمخشری کی مشتبہ الاسامی ۔)

اس کے علاوہ برصغیر کے ممتاز سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کے مقدمہ میں متاخرین کی کتبِ سیرت کے بیان میں ’’نور النبراس‘‘ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’نور النبراس فی سیرت ابنِ سیّد الناس عیون الاثر کی شرح ہے۔مصنّف کا نام ابراہیم بن محمد ہے۔یہ کتاب نہایت محقّقانہ لکھی گی ہے اور معلومات کا گنجینہ ہے۔‘‘(۵)

الغرض عیون الاثر کی شروحات میں سے’’**نور النبراس فی سیرۃ ابن سید الناس**‘‘ نہایت اعلیٰ پائی کی کتاب ہے۔جس نے عیون الاثر کی افادیت میں مزید اضافہ کردیا ہے۔

عیون الاثر کی شروحات میں صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے مطابق’’ **النبراس علی شرح سیرۃ ابن سید الناس**‘‘ کا ایک مخطوطہ مکتبہ عارف حکمت سیرۃ نمبر۱۲۴ کے تحت موجود ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ اس پر تصحیحات بھی موجود ہیں۔(۶)

اسی طرح صلاح الدین المنجد نے عیون الاثر کے شروحات میں ’’**اقتباس الاقتباس لحل مشکل سیرۃ ابن سید الناس**‘‘ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔جو کہ محمد بن احمد بن عبدالھادی الصالحی الدمشقی (م۷۴۴ھ) کی تالیف ہے۔(۷) صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے مطابق اقتباس الاقتباس قاہرہ کے مکتبہ القدسی سے ۱۹۳۷ء میں شائع ہو چکی ہیں۔(۸) جبکہ صاحب شذراتُ الذہب نے شذرات الذہب، عمر رضا کحالۃ نے معجم المؤلفین اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے الدرر الکامنہ میں محمد بن احمد بن عبدالھادی کے ترجمہ کے ذیل اور اسماعیل پاشا نے ہدیۃ العارفین میں ان کی اس کتاب کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

شروحات میں ایک شرح’’**الاقتباس لحل مشاکل سیرۃ ابن سید الناس**‘‘ کا تذکرہ بھی صلاح الدین المنجد نے کیا ہے۔جس کی مصنّف یوسف بن عبدالھادی الصالحی (م۹۰۹ھ) ہیں۔اس کتاب کا مخطوطہ آپ کی تحقیق کے مطابق مکتبہ ظاہریہ میں مجموع ۵۴/۱ کے تحت موجود ہے۔(۹) محقق عیون الاثر نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح عمر رضا کحالہ نے معجم المؤلفین میں اور صاحب ایضاح المکنون نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

منظوم کتب

شروحات کے علاوہ عیون الاثر کو بنیادی ماخذ بنا کر شاعرانہ قالب میں پیش کیا ہے۔ان حضرات میں قاضی ابن شہید ابوالفتح محمد بن ابراہیم بن محمد (م۷۹۳ھ) ہیں۔جنہوں نے ۲۵۰۰۰/اشعار

کے قالب میں سیرتُ نبویﷺ کو بیان کیا ہے ۔ آپ کی یہ کاوش تین جلدوں میں ہے۔اس کا نام الفتح القریب فی سیرۃ الحبیب ہے۔صاحب کشف الظنون نے اس منظوم کلام کو سیرت ابن اسحاق کی شروحات اور اُس پر لکھی کتب کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔(۱۰) جبکہ الزرکلی کے نزدیک یہ کتاب سیرت ابنِ سیّدالناس کی شرحہ ہے۔قاضی ابنِ شہید نے اسی کتاب کو مدِ نظر رکھ کتاب تالیف کی ۔ چنانچہ الزرکلی لکھتے ہیں:

" مدة نظم فیها "السیرة النبویّة " لابن سید الناس فی بضعة عشر ألف بیت مع زیادات وسماها الفتح القریب فی سیرة الحبیب"(۱۱)

(یہ بات مشہور ہے کہ ابن سیّد الناس کی کتاب السیرۃ النبویہ پر ان کی نظم پچیس ہزار اشعار کے مجموعہ پر مشتمل ہے جس کا نام الفتح القریب فی سیرۃ الحبیب ہے)

الدرر الکامنہ میں آپ کی کتاب کی وضاحت نہیں کی گی کہ یہ "السیرة النبویة لابن هشام" کی شرح ہے یا عیون الاثر کی ۔(۱۲) البتہ محقق عیون الاثر نے اِسے عیون الاثر کی منظوم کلام قرار دیا ہے۔(۱۳)

اس کے علاوہ صلاح الدین المنجد نے منظوم کلام میں محمد بن یوسف ابوحیان النحوی (م۷۴۵ھ) کی عیون الاثر پر ایک نظم کا ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ اُس کا مخطوطہ مکتبہ البلدیہ الاسکندریہ میں موجود ہے۔جبکہ دیگر محققین نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔(۱۴)

عیون الاثر بطور ماخذِ سیرت نگاری

اسی طرح ہر زمانہ کے سیرت نگاروں نے عیون الاثر کو اپنی کتبِ سیرت کی تالیف کے لیے بنیادی درجہ دیا جیسے امام شامی شیخ محمد بن یوسف الصالحی الشامی (م۹۴۲ھ) نے اپنی تصنیف لطیف "سبل الهدی والرشاد فی خیر العباد المعروف السیرة الشامیة" کے کثیرت ابواب میں عیون الاثر سے استفادہ کیا ہے جیسے علامہ شامی نے " فصل فی الکلام علی احادیث النهی عن الاستغفار" کے ذیل میں آپﷺ کے والدگرامی کے تذکرہ کرتے ہوئے ابنِ سیّدالناس کا قول ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وقال الحافظ ابن سیدالناس فی العیون بعد ان اذکرانه روی ان الله تعالی احیاابویه فامنابه ...الخ"(۱۵)

(اور حافظ ابن سید الناس عیون الاثر میں آپﷺ کے والدین کریمین کے ایمان لانے کے لیے دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کہتے ہیں کہ یہ وہم ہے)

اس کے علاوہ شیخ علی بن ابراہیم بن احمد الحلبی الشافعی (م۱۰۴۴ھ) نے اپنی کتاب "انسان العیون فی سیرة الامین المامون" کی تالیف میں عیون الاثر کو بنیادی ماخذ قرار دیا، چنانچہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"الکتب المشهورة فی السیرة النبویة جمعها من کتاب عیون الأثر

لابن سيد الناس (وذكر أنه أحسن ما ألف فى السيرة) واختصر منه الأسانيد"[۱۶]

(سیرت نبویہﷺ کے باب میں مشہور کتاب (السیرۃ الحلبیۃ) جس کو اُس نے ابنِ سیّد الناس کی عیون الاثر سے جمع کیا ہے اور اس کی اسانید کو کم کیا ہے)

امام الحلبی کے علاوہ امام زرقانی (م۱۱۲۲ھ) نے "شرح الزرقانی علی المواھب اللدینة بالمنح المحمدیة"، میں عیون الاثر سے استفادہ کیا ہے، جیسے" نبدة من قسم الغنائم وعتب الانصار" کے ذیل میں ابنِ سیّد الناس کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال ابن سيد الناس وهذا ضعيف، والمعروف عند أهل السير أن النبى صلى الله عليه وسلم انتهى إلى الجعرانة ليلة الخميس، لخمس ليال خلون من ذى القعدة، فأقام بها ثلاثة عشر ليلة"[۱۷]

(ابن سیّد الناس کہتے ہیں کہ یہ بات ضعیف ہے جبکہ اہل سیَر کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ آپﷺ جمعرات ۵ ذی القعدہ کو مقامِ جعرانہ پہنچے اور وہاں ۱۳ دن قیام فرمایا۔)

اس کے علاوہ بھی دیگر سیرت نگاروں نے بھی سیرت النبیﷺ کے بیان میں عیون الاثر سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

عصرِ حاضر کے سیرت نگاروں میں جناب حسن بن محمد المشاط المالکی (م۱۳۹۹ھ) نے انارة الدجى فى مغازى خير الوى صلى الله تعالى عليه آله وسلم میں، ابرہیم بن محمد المدخلی نے مرويات غزوه خندق میں اور بریک بن محمد بریک ابومایلہ العمری نے غزوه مؤته و السرايا و البعوث النبوية میں عیون الاثر سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔

اسی طرح عبدالحی الکتانی محمد عبدالحی بن عبدالکریم نے اپنی کتاب التراتيب الادرية و العاملات والصناعات والمتاجر و الحالة العلمية التى كانت على عهد تآسيس المدينة الاسلامية فى المدينة المنورة العلمية میں متعدد مقام پر سیرت ابنِ سیّد الناس کے اقتباس نقل کیے ہیں۔ جیسے باب فى ذكر الأغنياء من الصحابة ومن توسع منهم فى الأمور الدنيوية میں عیون الاثر کا اقتباس نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"قال ابن سيد الناس فى سيرته: لما تكلم على غزوة تبوك: أنفق عثمان فى ذلک نفقة عظيمة لم ينفق أحد مثلها اهـ"[۱۸]

(ابنِ سیّد الناس نے غزوہ تبوک پر کلام کرتے ہوئے اپنی سیرت میں رقم طراز ہیں کہ اس غزوہ میں حضرت عثمانؓ نے اتنا عظیم مال خرچ کیا کہ اُس کی مثل کسی نے بھی خرچ نہیں کیا۔۔۔الخ)

اس کے علاوہ انہوں نے تین مقام (باب فی الصیقل، باب فی ذکر فسطاطہ علیہ السّلام اور باب

فی علم الانساب) کے ذیل میں سیرت ابن سیّد الناس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

عصر حاضر کے سیرت نگاروں میں ایک ممتاز سیرت نگار ڈاکٹر ضیاء العمری صاحب نے بھی اپنی کتاب "السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ" میں متعدد مقام پر عیون الاثر کے حوالے دیے ہیں جیسے اہل صفہ کی تعداد کے اقوال میں عیون الاثر کا حوالہ دیا ہے۔ بنو نصیر کی جلاوطنی کے نوٹس میں بھی عیون الاثر کا حوالہ دیا ہے۔(۱۹)

اسی طرح اردو سیرت نگاروں نے بھی عیون الاثر کو بنیادی مأخذ کا درجہ دیا ہے اور کتاب سے استفادہ کیا ہے، جیسے مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سیرت مصطفیٰ ﷺ میں غزوہ بنی قینقاع کے ذیل میں اس کے اقتباس ذکر کیے ہیں۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے بھی عیون الاثر سے اقتباس نقل کیا ہے۔ جیسے پیر صاحب نے وفود کے تذکرہ کے دوران "وفد بنی عبث" کے ذیل میں سیرت ابنِ سیّد الناس سے اقتباس نقل کیا ہے۔(۲۰) حکیم محمود احمد اختر نے "سیرت خاتم النبیین ﷺ" میں بھی عیون الاثر پر اعتماد کرتے ہوئے کئی مقامات پر اس کتاب کے حوالے دیے ہیں۔ جیسے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے بارے میں عیون الاثر کا اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھا:

> "آپ کے دادا عبد المطلب کو عبد اللہ اور آمنہ کے نور نظر کی ولادت باسعادت کی خبر دی گئی۔ خبر سنتے ہی عبد المطلب کی آنکھوں کے سامنے اپنے نورِ نظر حضرت عبد اللہ کی تصویر گھومنے لگی۔ فوراً اٹھے اور سیدہ آمنہ کے گھر جا کر اپنے پوتے کو دیکھ کر نہایت مسرور و محفوظ ہوئے"۔(۲۱)

اسی طرح غزوہ احزاب میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "مسلمانوں کے چھ حضرات نے جام شہادت نوش فرمائی۔ بعض اصحاب السیر نے دو نام اور دیئے ہیں"۔(۲۲)

جامِ شہادت نوش کرنے والے صحابہ کے نام ذکر کیے۔ بعض اصحاب السیر کی ذیل میں ابن سیّد الناس کا نام ذکر کیا ہے۔

الغرض ابن سیّد الناس کی کتاب ابتدا سے لے کر اب تک سیرت نگاروں کی توجہ کا مرکز ہے۔ اور ہر زبان کے سیرت نگاروں نے کسی نہ کسی ذریعے سے کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں کتبِ صحاح ستہ اور کتبِ سیَر کی مرویات اور اقوال کو نہایت عمدگی سے یکجا کیا گیا ہے۔ واقعاتِ سیرت میں تسلسل اور ہم آہنگی رکھنے کی خاطر فوائد اور اہم الفاظ کی وضاحت کو واقعہ کے آخر میں عنوان کے ذیل میں بیان کرتے ہیں۔ جس سے کتاب افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

فنی اثرات

سرورِ عالم ﷺ کی صفات وکمالات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو پہلی صدی ہجری میں ہی مرتب کیا۔ بعد کے علما نے مختلف انداز اور زاویوں سے سیرت کا مطالعہ کیا اور اُس پر کتب تحریر فرمائیں۔

آٹھویں صدی ہجری میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جو کتب منظرِ عام پر آئیں اُن میں محمد بن محمد بن سید الناس المعروف ابنِ سیّد الناس کی تصنیف "**عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل و السیر**" ایک اہم اور عمدہ کتاب ہے۔ آپ نے فنِ سیرت میں جو اصلاحات اور انداز اپنایا اُس سے سیرت رسول ﷺ میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں ذیل میں اُن کا اجمالاً ذکر پیش کیا جاتا ہے۔

خصائص وشمائل اور آپ ﷺ کے استعمال کی اشیاء کا بیان

سیرت النبی ﷺ کے باب میں ابنِ سیّد الناس نے ایک انداز اسلوب یہ اپنایا کہ سیَر اور مغازی کی تفصیل کے بعد سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ کی خصوصیات، شمائل مبارکہ اور آپ ﷺ کے استعمال میں رہنے والی اشیاء کا ذکر کیا۔ سیرۃ ابنِ سیّد الناس سے قبل نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے شمائل اور دلائل پر الگ الگ کتب تحریر کی جاتی رہی ہیں۔ ابن حزم نے "جوامع السیر" میں آپ ﷺ کے نسب نامہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مختصراً نبی کریم ﷺ کے اخلاق وصفات کو بیان کیا ہے۔ لیکن سیرت کی کسی ایک کتاب میں نبی آخر الزمان ﷺ کے عادات وسیَر سے متعلّق واقعات کو، غزوات النبی ﷺ اور شمائل وخصائص پر تفصیل سے کلام آپ سے قبل کسی سیرت کی کتاب میں نہیں ملتا نیز آپ نے خصائص وشمائل کے ابواب کو غزوات کے باب کے بعد ذکر کیا ہے اور اسی مقام پر ازواج مطہرات، اولاد اور آپ ﷺ کے رشتہ داروں پر بھی کلام کیا ہے۔

آپ کے اس انداز کو بعد کے سیرت نگاروں نے سندِ قبولیت سے نوازا اور اپنایا ہے۔ یہاں تک کہ زین الدین قاہری، عبدالبسط بن خلیل (م ۹۲۰ھ) نے اپنی کتاب "**غایۃ السول فی سیرۃ الرسول**" نے خاتم النبیین ﷺ کے شمائل واوصاف جمیلہ کو "عیون الاثر" کے طریقے کے مطابق حجۃ الوداع اور عمرہ کی تفصیل بیان کر کے سرورِ عالم ﷺ کی وفات سے قبل ۱۶ فصول میں بیان کیا، جن میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہّرات، اوصاف مبارکہ، اخلاق کریمانہ، آپ ﷺ کے لباس وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ زین الدین قاہری نے ابنِ سیّد الناس کی اتنی موافقت کی ہے کہ بعض فصول کا نام بھی وہی ذکر کیے ہیں جو "عیون الاثر" میں مذکور تھے۔ جیسے عیون الاثر میں "**ذکر اسمائه صلی اللّٰه علیه وسلم، ذکر اولاده صلی اللّٰه علیه وسلم** اور **ذکر سلاحه صلی اللّٰه علیه وسلم**"[۲۳] کے عنوان قائم کیے گئے، تو زین الدین قاہری نے بھی آپ ﷺ کے اسماء، اولاد اور آپ ﷺ کے زیرِ استعمال اسلحہ کی

تفصیل کے لیے اسی نام سے فصول قائم کی ہیں۔ بعض مقامات پر ابن سیّد الناس اور زین الدین قاہری کے عنوان میں تو فرق ہے مگر تفصیل ایک ہے جیسے ابن سیّد الناس نے کاتبین صحابہ کا ناموں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے "ذکر کتابه علیه افضل الصلاة والسلام"[۲۴] کا عنوان قائم کیا ہے جبکہ زین الدین قاہری نے "ذکر کتابه من اصحابه رسول اللّٰه ﷺ"[۲۵] کا عنوان قائم کیا ہے۔

بارہویں صدی ہجری کی سیرت کی مشہور کتاب "شرح الزرقانی علی المواهب اللدینه بالمنح المحمدیة" میں بھی ابوعبداللہ الزرقانی محمد بن عبدالباقی (م۱۱۲۲ھ) نے بھی نبی کریم ﷺ کی صفات وشمائل کے بیان میں ابن سیّد الناس نے طرز عمل کو اپنایا ہے۔ لیکن انہوں نے "آخر البعوث النبویة"[۲۶] کے ذیل میں سرور دو جہاں ﷺ کے وفات کے واقعہ کو بیان کرنے کے بعد شمائل وخصائص کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ البتہ ابن سیّد الناس نے معجزات نبوی ﷺ پر ابتداء میں کلام کیا ہے جبکہ "شرح الزرقانی" میں معجزات پر بعد میں کلام کیا گیا ہے اور شمائل وفضائل کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے۔[۲۷]

رفاعة الطہطاوی (م۱۲۹۰ھ) نے اپنی کتاب "نهایة الایجاز فی سیرة ساکن الحجاز" میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سرور دو جہاں ﷺ کے اخلاق وصفات اور ازواج مطہرات، آپ ﷺ کے خدام کا ذکر" الباب الخامس فی وفاته صلّی اللّٰه علیه وسلّم وذکر بعض أخلاقه وصفاته، ومعجزاته، وأزواجه وأعمامه، وعماته، وأخو اله، وموالیه و خدمه، وحشمه صلّی اللّٰه علیه وسلّم"[۲۸] میں کیا ہے۔ انہوں نے بھی "عیون الاثر" سے متاثر ہو کر اس طریقے پر عمل کیا۔

محمد بن عفیفی الباجوی المعروف بالشیخ الحضری (م۱۳۴۵ھ) اپنی تالیف "نور الیقین فی سیرة سید المرسلین" میں "عیون الاثر" کی ترتیب پر عمل کرتے نظر آئے ہیں لیکن فرق صرف یہ ہے کہ ابن سیّد الناس نے سنہ ہجری کی وضاحت کے بغیر واقعات کو بیان کیا مگر انہوں نے سنہ ہجری کے اعتبار سے واقعات کو بیان کیا ہے۔ نیز ابن سیّد الناس نے حجة الوداع کے ذکر کے بعد اور سرور دو جہاں ﷺ کے وفات سے قبل آپ ﷺ کے خصائص وشمائل، رشتہ داروں، اولاد وازواج، خدام اور زیر استعمال اشیاء کا تذکرہ کیا جبکہ شیخ حضری نے آپ ﷺ کی وفات کے واقعہ کو بیان کر کے ان واقعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے واقعہ کو بیان کرنے کے بعد "شمائله صلی اللّٰه علیه وسلم" کے عنوان کے ذریعے آپ ﷺ کے شمائل اور "معجزاته" کے عنوان کے تحت دلائل کا بیان کیا ہے۔[۲۹]

عصر حاضر کے اردو سیرت نگاروں کی کتب کا جائزہ لیا جائے تو وہ بھی اسی انداز سے متاثر نظر آتے ہیں۔ جیسے اردو کی مشہور سیرت کی کتاب "سیرت النبی ﷺ" میں جلد اول میں آپ ﷺ کے واقعات سیئر اور مغازی پر تفصیلاً کلام فرما کر دوسری جلد میں آنحضرت ﷺ کی صفات وکمالات پر روشنی ڈالی گی ہے۔ اسی طرح بیسوی صدی کے آخر میں شائع ہونے والی مشہور کتاب "ضیاء النبی ﷺ" میں بھی یہی طریقہ رکھا

گیا ہے۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری نے دوسری، تیسری اور چوتھی جلد میں نبی کریم ﷺ کے نسب مبارک سے لے کر آپ ﷺ کی وفات پر ملال تک کے تمام واقعات کو بیان کر کے رحمت عالم ﷺ کی صفات وکمالات پر پانچویں جلد میں بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ اس جلد کے مقدمہ میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رقم طراز ہیں:

> ''اب بتوفیقہ تعالیٰ اس ذات اقدس واطہر کے اُن غیر متناہی کمالات اور بے مثال صفات عالیہ کا ذکر کیا جا رہا ہے جس سے متصف کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کو مرقع دلبرئی اور زیبائی بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ انسانیت کے گم کردہ راہ کارواں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمادیں۔''(۳۰)

ابن سیّد الناس کے اس انداز کو بعد کے اکثر سیرت نگاروں نے اپنایا ہے اور اس کے مطابق سیرت طیبہ کی کتاب کو تالیف کیا ہے۔

روایات واقعہ کے اہم الفاظ کی وضاحت کا انداز

ابن سیّد الناس کسی واقعہ کی تفصیل مختلف روایات کے ذریعے ذکر کر کے اُس کے فوائد اور اہم باتوں کو واقعہ کے عنوان کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔ اور اُس کے لیے ''**فوائد تتعلق بهاالخبر**'' کے عنوان قائم کرتے ہیں۔ آپ کے اس طریق کو بعد کے سیرت نگاروں نے اپنایا ہے اور مختلف موقعوں پر اسے اختیار کیا ہے۔ جیسے امام شامی نے ''**سبل الهدی والرشاد**''بعض مواقع پر یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ جیسے ''**الباب الحادی عشر فی غزوة الفروع من بحران**'' کے واقعہ کو بیان کر کے واقعہ کے غریب الفاظ کی وضاحت کے لیے ''**تنبیه فی بیان غریب ما سبق**'' کا عنوان قائم کیا۔(۳۱)

بعض مرتبہ امام شامی '' **تنبیه فی بیان غریب ما سبق**'' کے الفاظ کی بجائے ''**تنبیهات**'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے ''**الباب الرابع عشر فی غزوة حمراء الأسد**'' کے ذیل میں واقع کو ذکر کرنے کے بعد یہ لفظ استعمال کیا۔(۳۲)

اسی طرح ''اَبوعبداللہ، جمال الدین ابن حدیدۃ محمد بن علی (م۷۸۳ھ) نے ''**المصباح المضی فی کتاب النبی الامی ورسله الی ملوک الارض من عربی وعجمی**'' میں بھی واقعہ کی تفصیل نقل کرنے کے اُس میں واقع مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں جس کے لیے ''تفسیر'' اور ''تفسیر غریبہ'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔(۳۳)

عیون الاثر کی استنادی حیثیت

ابن سیّد الناس نے کتاب کی تالیف میں سیرت کے بنیادی مآخذ اور کتب صحاح ستہ کے علاوہ اہم اور بنیادی کتب کو کتاب کی تالیف میں مدنظر رکھا۔ اور اُن کی اسناد کو بھی ذکر کیا۔ جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ آپ کے اسی انداز کو بعض سیرت نگاروں نے اپنایا اور اس کتاب کو بنیادی درجہ دے کر اس سے اقتباس نقل کیے اور کتاب تک اپنی سند بھی ذکر کیا۔

ابن طولون الحنفی، شمس الدین محمد بن علی' نے "اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین" نے عیون الاثر سے اقتباس نقل کیے ہیں اور ابن سیّد الناس تک کتاب کی سند کو ذکر کیا ہے، جیسے" الخَامسِ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمقَوْقِسِ" کے عنوان سے مقوقس کی جانب بھیجے جانے والے مکاتیب کا تذکرہ کیا ہے۔جس کی تفصیل نقل کرنے سے قبل سند ذکر کرتے ہیں جیسے "أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ يُوسُفُ بْنُ حَسَنِ الصَّالِحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جَمَاعَةٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدُاللَّهِ الْقُرَشِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ، قَالَ"(۳۴) بعدازاں پورے خط کی تفصیل نقل کی ہے۔اسی طرح ہوذ بن علی الحنفی کی جانب بھیجے گے مکتوب نامہ کو ذکر کرتے وقت بھی سند کو ذکر کیا۔جیسے "أَخْبَرَنَا أَبُو اللُّطْفِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَنَفِيُّ، أَخْبَرَنَا الشِّهَابُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَنَفِيُّ مُشَافَهَةً، أَخْبَرَنَا السِّرَاجُ عُمَرُ بْنُ عَلِي بْنِ الْمُلَقِّنِ أُذُنًا، أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ، قَالَ " :كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَوْذَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ صَاحِبِ الْيَمَامَةِ مَعَ سَلِيطِ بْنِ عُمَرَ الْعَامِرِيُّ"(۳۵)

اسی طرح تواریخ کے بیان میں بھی بعد کے سیرت نگاروں نے ان کے قول پر اعتماد کیا ہے، جیسے عبدالملک بن حسین بن عبدالملک (م ۱۱۱۱ھ) نے اپنی کتاب "سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی" میں آٹھویں سال کے واقعات میں تقسیم غنائم میں ابن سیّد الناس کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "قال ابن سيد الناس وهذا ضعيف والمعروف عند أهل السير أن النبى انتهى الى الجعرانة ليلة الخميس لخمس ليال خلون من ذى القعدة فأقام بها ثلاث عشرة ليلة فلما أراد الانصراف الى المدينة خرج ليلة الاربعاء لاثنتى عشرة ليلة بقيت من ذى القعدة ليلا فاحرم بعمرة ودخل مكة "(۳۶)
>
> (ابن سیّدالناس کہتے ہیں۔ یہ قول ضعیف ہے۔علمائے سیَر کے نزدیک مشہور یہ کہ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام جمعرات کی رات ذی القعدہ کی ۵ تاریک کو پہنچے اور یہاں ۱۳ دن قیام فرما کر مدینہ منورہ کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو بدھ کے رات کو ۱۸ ذی القعدہ کو اُس مقام سے حالت احرام میں چلے اور مکہ مکرمہ داخل ہو کر عمرہ کیا۔)

الغرض ابن سیّد الناس نے سیرت کے فن میں مغازی وشمائل اور سیَر کو ایک ساتھ بیان کرنے کا انداز جاری کیا۔امام ابن اسحاق اور واقدی کی روایات کو قابل اعتماد قرار دیا۔ایک واقعہ کی تمام مرویات کو ذکر کر کے اُس کے فوائد اور مشکل الفاظ کی وضاحت کو اُس کے آخر میں بتلانے کا طرز اپنایا۔کتاب کے آخر میں تمام کتب کے مصنّفین تک سند کو ذکر کیا اور اگر کوئی روایت اپنے طریق سے لائے تو اُس کی سند کو بھی ساتھ ذکر کیا ہے۔آپ کے ان انداز کو بعد کے سیرت نگاروں نے سندِ قبولیت سے نواز ہے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد:۳۳

۲۔ ابنِ سیّدالناس،محمد بن محمد بن محمد، نور العیون فی تلخیص سیرۃ الامین المامون،جدہ: دارالمنہاج، الطبعۃ الثانیہ،۲۰۰۶ء،ص۲۹۔۳۰

۳۔ جمال الدین، یوسف بن تغری بردی بن عبداللہ الظاہری الحنفی، المنہل الصافی والمستو فی بعد الوافی،قاہرہ: الھیئۃ المصریۃ،س ن،۱/۱۴۷۔۱۴۸

۴۔ ودادیحییٰ احمد عبدالجبار،کتاب نور النبراس فی شرح سیرۃ ابن سید الناس،من بدایۃ ذکر اسلام ابی بکرؓ الی جماع ابواب مغازی ﷺ وبعوثہ وسرایا،مکہ مکرمہ: جامعہ ام القری،۱۴۲۹ھ،ص۶۵

۵۔ شبلی نعمانی،علامہ،سیرۃ النبی ﷺ،لاہور: آرزید پبلشرز،صفرالمظفر ،۱۴۰۸ھ،۱/۳۸

۶۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالف رسول اللہ ﷺ، بیروت: دارالکتب الجدید،الطبعۃ الاولی،۱۹۸۲ء، ص۱۲۹

۷۔ ابوالفلاح،عبدالحی بن احمد بن محمد،شذرات الذھب فی اخبار من ذھب،بیروت: دارابن کثیر،الطبعۃ الاولی،۱۴۰۶ھ،۱۹۸۶ء،۸/۲۴۵

۸۔ صلاح الدین المنجد، ما الف عن رسول اللہ ﷺ،ص۱۰۳

۹۔ ایضاً

۱۰۔ حاجی خلیفہ،مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والضنون،بیروت: دارالکتب العلمیہ ، ۱۹۶۱ء،۲/۱۰۱۲

۱۱۔ زرکلی،خیرالدین بن محمود بن محمد، الاعلام،بیروت: دارالعلم،۲۰۰۲ء،۵/۲۹۹

۱۲۔ ابن حجر عسقلانی،احمد بن علی،الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنۃ،حیدرآباد: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ،الطبعۃ الثانیۃ،۱۹۷۲ء،۳/۲۹۶

۱۳۔ محی الدین مستو،مقدمہ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل و السیر،بیروت: دارالکثیر ، ۱۹۹۲ء،ص۹

۱۴۔ صلاح الدین، ما الف عن رسول اللہ ﷺ،ص۱۳۰

۱۵۔ الشامی،محمد بن یوسف الصالی، سبل الھدی و الرشاد و فی سیرۃ خیر العباد،بیروت: دارالکتب العلمیہ الاولی،۱۹۹۳ء،۲/۱۲۴

۱۶۔ برھان الدین،علی بن ابراہیم بن احمد،السیرۃ الحلبیہ، انسان العیون فی سیرۃ الامین المومن، بیروت: دارالکتب العلمیۃ،الطبعۃ الثانیہ،۱۴۲۷ھ،۱/۳

۱۷۔ الزرقانی المالکی، ابوعبداللہ، محمد بن عبدالباقی، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمسخ المجھدیۃ،بیروت: دارالکتب العلمیۃ،۱۹۹۶ء،۴/۳۷

۱۸۔ عبدالحی الکتانی محمد عبدالحی بن عبدالکریم،التراتیب الادریۃو العاملات والصناعات والمتاجر و الحالۃ العلمیۃ التی کانت علی عھد تآسیس المدینۃ الاسلامیۃفی المدینۃ المنورۃ العلمیۃ، بیروت: دارالارقم،س ن،۲/۲۶۳
۱۹۔ العمری، اکرم ضیاء، ڈاکٹر، سیرت رحمت عالم اردوترجمہ السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ،ترجمہ: خدابخش کلیار، لاہور: نشریات، ۲۰۰۷ء، ص۳۳۹
۲۰۔ ضیاءالنبی، ۴/۲۲۷
۲۱۔ ظفر،حکیم محمود احمد، سیرت خاتم النبیین ﷺ، لاہور: تخلیقات، ۲۰۱۰ء، ص۱۱۸
۲۲۔ ایضاً،ص۲۲۵
۲۳۔ محمد بن محمد بن سیّدالناس،عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل و السیر، بیروت: دارالکثیر، ۱۹۹۲ء، ۲/۳۷۸، ۴۱۵
۲۴۔ ایضاً، ۲/۴۱۳
۲۵۔ زین الدین قاہری،عبدالباسط بن خلیل، غایۃ السول فی سیرۃ الرسول، بیروت: عالم الکتب، ۱۹۸۸ء، ص۴۷
۲۶۔ الزرقانی ابوعبداللہ،محمد بن عبدالباقی،شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، ۴/۱۴۷
۲۷۔ ایضاً، ۶/۴۰۵
۲۸۔ الطہطاوی، رفاعۃ رافع بن بدوی،نھایۃ الایجاز فی سیرۃ ساکن الحجاز،قاہرہ: دارالذخائر، ۱۴۱۹ھ، ص۴۳۰
۲۹۔ الشیخ الخضری،محمد بن عفیفی الباجوی، نور الیقین فی سیر ۃ سید المرسلین،دمشق: دارالفیحاء، ۱۴۲۵ھ، ص۲۴۴، ۲۶۴
۳۰۔ الازہری،محمد کرم شاہ، پیر،ضیاءالنبی ﷺ، لاہور: ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ، ۵/۲۱
۳۱۔الشامی،محمد بن یوسف، سبل الھدی والرشادفی سیرۃ خیر العباد، ۴/۱۷۸
۳۲۔ ایضاً، ۴/۳۱۳
۳۳۔أبوعبداللہ، جمال الدین ابن حدیدۃ محمد بن علی،المصباح المضی فی کتاب النبی الامی ورسلہ الی ملوک الارض من عربی وعجمی، بیروت: عالم الکتب،س ن، ۱/۲۰۰، ۲۲۴
۳۴۔ابن طولون الحنفی،محمد بن علی،اعلام السائلین عن کتب سید المرسیلن، بیروت: الرسالۃ، ۱۹۸۷ء، ص۸۱
۳۵۔ ایضاً،ص۱۰۹
۳۶۔ عبدالملک بن حسین بن عبدالملک،سمط النجوم العوالی فی انباءالاوائل والتوالی، بیروت: دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸، ۲/۲۸۸